احرام کی حالت میں بیوی کا ہاتھ پکڑنے/چھونے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9078

تاریخ اجراء: 30صفر المظفر1446ھ/05ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی لڑکے اور لڑکی کی نئی نئی شادی ہوتی ہے، تو ایسے جوڑوں کو گھر والوں کی طرف سے حاضریِ حرمین طیبین اور عمرہ کے لیے بھیجا جاتا ہے، تو احرام کی حالت میں ان کا اکھٹے اٹھنا بیٹھنا، ایک دوسرے کو چھونا، عمومی سا امر ہے، سوال یہ ہے کہ احرام کی حالت میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کو چھونا کیسا؟ نیز کیا میاں، بیوی احرام کی حالت میں یا طواف کے دوران کسی ضرورت کے سبب یا بلا ضرورت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانین شرعیہ کی رُو سے احرام خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا اِس حالت میں یا خاص طواف کرتے ہوئے میاں، بیوی کا ایک دوسرے کو چھونا، یا ہاتھ پکڑنا، اگر بلا شہوت ہو، تو اس سے کوئی دَم، وغیرہ لازم نہیں آئے گا اور اگر شہوت کے ساتھ چُھولیا، تو ایسی صورت میں دَم لازم ہو جائے گا۔

علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: "یجب علی المحرم أن یجتنب الدواعي من التقبیل، واللمس بشھوۃ، والمباشرۃ، والجماع فیما دون الفرج لقولہ عزّ وجل﴿ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ﴾(البقرۃ:197)" ترجمہ: مُحرم پر مقدماتِ جماع یعنی شہوت کے ساتھ چھونے، بوسہ لینے، مباشرت (فاحشہ)، شرمگاہ کے علاوہ میں جماع کرنے سے بچنا واجب ہے، کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ﴾ترجمہ: جو اِن (حج کے مہینوں) میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو۔ (بدائع الصنائع، کتاب الحج، جلد3، صفحہ229، مطبوعہ کوئٹہ)

یہ حکم حج وعمرہ دونوں کے لیے ہے، جیسا کہ علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم بن نُجیم (سال وفات:1005ھ) لکھتے ہیں: "وحرم علیہ ایضاً (دواعیہ) من المس والقبلۃ کمافی الحج والعمرۃ" یعنی معتکف پر مقدمات جماع، چھونا اور بوسہ لینا بھی حرام ہے، جیسا کہ حج وعمرہ میں یہ فعل حرام ہے۔ (النہر الفائق، جلد2، صفحہ48، مطبوعہ دار

الکتب العلمیہ، بیروت)

فقہائے احناف کا راجح مؤقف یہی ہے کہ احرام کی حالت میں فقط شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ لیناہی وجوبِ دم کا سبب ہے۔ تنویر الابصار مع در مختار، لباب المناسک اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للاول: "(قبّل او لمس بشھوۃ انزل اولا) فی الاصح" ترجمہ: محرم نے شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا، تو اصح قول کے مطابق انزال ہو یا نہ ہو، بہر صورت دَم لازم ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد 3، صفحہ 667، مطبوعہ کوئٹہ)

جب عورت کو چھونا، بوسہ دینا، وغیرہ بلا شہوت ہو، جیسا کہ اگر عورت کو رخصت کرتے ہوئے اس کا بوسہ لیا، تو اس صورت میں کچھ بھی لازم نہیں ہو گا، چنانچہ علامہ قاضی حسین بن محمد المکی الحنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1366ھ) لکھتے ہیں: "(ولو قبّل امرأته مودعاً لها إن قصد الشهوة) أي: بتقبيل المرأة (فعليه الفدية، وإلا) بأن قصد الموادعة (فلا) أي: فلا فدية عليه (وإن كان قال: لا قصدت هذا) أي: هذا الأمر من الشهوة (ولا ذاك) أي قصد الوداع (لا يجب شيء) لأن الشرط تحقق الشهوة، وعند عدم قصد يوجب الشبهة" ترجمہ: اور اگر شوہر نے اپنی بیوی کو رخصت کرتے ہوئے اس کا بوسہ لیا، اگر شہوت کے ساتھ ہو، تو اس پر کفارہ لازم ہے اور اگر صرف رخصت کرنا مقصود ہو (شہوت کا قصد نہ ہو) تو کفارہ لازم نہیں اگر وہ یہ کہے کہ میرا مقصود نہ شہوت تھا اور نہ ہی وداع کرنا مقصد تھا، تو کچھ لازم نہیں ہو گا، کیونکہ اس فعل سے کفارہ لازم ہونے میں شہوت کا پایا جانا شرط ہے اور اس کا قصد نہ ہونا شبہ پیدا کر دے گا، (اس لیے کفارہ بھی نہیں ہو گا)۔ (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری، فصل فی دواعی الجماع، صفحہ 486، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "مباشرتِ فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مس کرنے میں دَم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو **اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔**" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1172، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم